مولانا صوفی عبد الحمید سواتی

انسانیت کی خدمت اور اسلامی نظام

جانور کھاتے پیتے وقت کسی حلال وحرام کے پابند نہیں ہوتے۔ انہیں جو کچھ گھاس چارہ وغیرہ مل جاتا ہے' کھا لیتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ جس کھیت میں منہ مار رہے ہیں' وہ ان کے مالک کا ہے یا کسی دوسرے کا اور وہ ان کے لیے جائز ہے یا ناجائز اور وہ پاک ہے یا نجس۔ اسی طرح وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ ان کا مالک جو کچھ انہیں کھلا رہا ہے' اس نے اسے جائز طریقے سے حاصل کیا ہے یا چوری اور غصب کا ہے۔ انہیں تو کھانے سے غرض ہے اور وہ کھاتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ نے کافروں کی بھی ایسی ہی مثال بیان فرمائی ہے کہ وہ کھاتے وقت نہ تو حلال وحرام کی تمیز کرتے ہیں' نہ پاک اور ناپاک کا خیال کرتے ہیں بلکہ حرص اور لالچ کے ساتھ کھاتے چلے جاتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد مبارک ہے۔ المومن یاکل فی معی واحد والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء یعنی مومن صرف ایک آنت میں کھاتا ہے تاکہ وہ زندگی کے ضروری امور انجام دے سکے جبکہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ اس کا مقصد محض لذت اٹھانا اور پیٹ بھرنا ہوتا ہے۔ ترمذی شریف میں حضور علیہ السلام کا یہ فرمان بھی موجود ہے کہ آدم کے بیٹے کو چند لقمے ہی کافی ہیں جن کے ذریعے اس کی پشت قائم رہ سکے اور وہ خدا تعالیٰ کی عبادت وریاضت اور دیگر ضروری کام کر سکے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ایماندار آدمی جس پروگرام کو لے کر آگے بڑھتے ہیں' وہ انسانیت کی بہتری اور خدمت کا پروگرام ہے۔ یہ پروگرام حرص ولالچ اور غرور وتکبر سے پاک ایک اعلیٰ وارفع پروگرام ہے۔ اس کے برخلاف کافر لوگ حیوانی زندگی کے پروگرام پر عمل پیرا ہیں۔ وہ دنیا میں رہ کر بہیمیت سے آگے نہیں بڑھتے۔ ان کا مقصد حیات صرف اکل وشرب' اچھا مکان' اچھا لباس' اچھی خوراک' اچھی سواری' کھیل تماشہ اور شہوت رانی ہوتا ہے جسے یتمتعون کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اللہ نے ایسے لوگوں کا انجام بھی بیان فرما دیا۔ والنار مثوی لھم آخرت میں ان کا ٹھکانا دوزخ کی آگ ہوگا جس میں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔

اس وقت دنیا کی نام نہاد ترقی یافتہ اقوام صرف حیوانی زندگی کا پروگرام رکھتی ہیں۔ وہ لوگ زیادہ سے زیادہ اس دنیا کی زندگی کے آرام وآسائش کے لیے تمام پروگرام مرتب کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ بڑے زور وشور سے یہ پراپیگنڈہ بھی کر رہے ہیں کہ ہم عوام کی خدمت پر کمر بستہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کے نزدیک عوام کی بھلائی کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ نہ تو یہ جمہوریت کی کوئی خدمت کر رہے ہیں اور نہ مساوات قائم کرنا چاہتے ہیں بلکہ یہ تو محض اپنا الو سیدھا کرنے کا ایک بہانہ ہے۔ علامہ اقبال مرحوم نے ان کے کردار کی صحیح عکاسی کی تھی۔ ؎

پیتے ہیں لہو' دیتے ہیں تعلیم مساوات

اس کے برخلاف انسانیت کی خدمت وہ ہے جو اہل ایمان کے حصے میں آئی ہے۔ انسانیت کی صحیح خدمت وہی کر سکتا ہے جو قرآن کے پروگرام پر عمل پیرا ہے۔ ایسا شخص کسی چیز سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھائے گا' اس کا تعلق باللہ درست ہوگا اور وہ مخلوق کے حقوق ٹھیک ٹھیک ادا کرے گا۔ اسلام کے ابتدائی دور کے مسلمان خدمت انسانی کی عملی تعبیر ہیں۔ وہ کسی کے ساتھ ناجائز نہیں کرتے تھے۔ کسی کا حق غصب نہیں کرتے تھے بلکہ انسانی ہمدردی اور خیر خواہی ان کا مشن تھا۔ کیا آج کے نام نہاد مساوات کے علمبردار بتا سکتے ہیں کہ ان کی زندگی میں وہ مساوات موجود ہے جو حضرت ابوبکر صدیقؓ عمر فاروقؓ اور عمر بن عبد العزیزؒ کے ادوار میں پائی جاتی تھی؟ ہرگز نہیں۔ یہ تو مساوات اور انسانی خدمت کے نام پر اپنا پیٹ بھر رہے ہیں۔ ہمارے ملک کے حکمرانوں کا حال بھی ایسا ہی ہے۔ جو ملک اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا' وہاں اسلام ہی کے نام پر دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ یہ محض پراپیگنڈہ ہے کہ اسلام کا نظام رائج کریں گے' دگرنہ حقیقت میں کچھ بھی نہیں۔ ساری مساعی حیوانی زندگی کی ترقی کے لیے ہو رہی ہیں۔ تمام پروگرام خوراک' سواری' آرام وآسائش کے لیے بنائے جا رہے ہیں۔ مگر خدا کے دین کی سربلندی کے لیے کچھ نہیں کیا جا رہا۔ مطلب یہ ہے کہ ان کو بھی جانوروں کی طرح کھانے پینے' آرام وآسائش اور شہوت رانی سے غرض ہے اور اس سے آگے انہیں کچھ نظر نہیں آتا۔

مولانا زاہد الراشدی کا سفر لندن

مدیر الشریعہ مولانا زاہد الراشدی حسب معمول جون کے پہلے ہفتہ میں لندن جا رہے ہیں جہاں وہ تین ماہ قیام کریں گے اور ستمبر کے پہلے ہفتہ میں پاکستان واپس آئیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

لندن میں ان سے درج ذیل ایڈریس پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

ابوبکرؓ اسلامک سنٹر 165 ساؤتھ آل براڈوے مڈل سیکس لندن